

کائنات کردگار کا عظیم وجود قدسی

<?xml encoding="UTF-8?">

کائنات کردگار کا عظیم وجود قدسی مولود کعبہ افتخار قبلہ امیر المومنین قائد الغر المحجلین (روشن چہرے والوں کے سردار) کل ایماں جلوہ رحمان دین خدا کی شان جس کے وجود نے اسلام کی لاج رکھ لی !

اگر ولایت کا تاج اس کے سر اقدس پر نہ رکھا جاتا تو آج آیہ ”الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی“ سے کتاب خدا کا مقدر نہ سنورتا اور تاریخ کے صفحات پر غدیر کا تابناک چہرہ نہ ابھر تا !

غدیرو من و منافق کے درمیان امتیاز بے غدیر بے مثال اہمیت کی حامل ہے غدیر کو فراموش کرنا گویا رسول اعظم (ص) کی تمام محنتوں کو فراموش کر دینا ہے ۔

غدیر نہ صرف ایک تاریخی یا فقط جغرافیائی گزر گاہ ہے بلکہ اعتقادی مسائل کا امتیازی باب ہی غدیر خم سے شروع ہوتا ہے ۔ غدیر، تمام اطاعتوں کا سرچشمہ ہے ۔ تمام پیمبروں کی رسالت کا مفہوم غدیر ہے ۔ غدیر، تمام فکری بلند یوں کا مرکز ہے ۔ تمام اعلیٰ بلندیاں یہیں سے شروع ہوتی ہیں۔ لہذا غدیر کو سمجھنا اور اس کے بارے میں معلومات رکھنا بہت ہی ضروری ہے کیوں کہ غدیر اہم ترین عقائد میں سے ہے۔ غدیر کی شناخت کے بغیر عبادات اور اطاعات کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ان کی ارزش مٹی کے برابر بھی نہیں ہے ۔

غدیر یعنی کیا ؟:

ان هذا يوم عظيم الشأن، فيه وقع الفرج ورفعت الدرج ووضحت الحجج۔
ويوم الايضاح والافصاح عن المقام الصراح
و يوم كمال الدين
ويوم العهد المعهود
ويوم الشاهد والمشهود
ويوم تبیان العقود عن النفاق و الجحود
ويوم البيان عن حقائق الايمان
ويوم دحر الشيطان
ويوم البرهان ”هذا يو م الفصل الذي كنتم به تكذبون“
هذا يوم ”الملأ الاعلى إذ يختصمون“
هذا يوم النبأ العظيم الذي ”انتم عنه معرضون“
هذا يوم الارشاد ويوم المنحة العباد ويوم الدليل على الرواد
هذا يوم ابدئ خفايا الصدور ومضمرات الامور
هذا يوم النصوص على اهل الخصوص

ہذا یوم شیث
ہذا یوم ادريس
ہذا یوم ہود
ہذا یوم یوشع
ہذا یوم شمعون
ہذا یوم الامن المامون
ہذا یوم اظہار المصون من المکنون
ہذا یوم ابلء السرائر

حقیقت یہ کہ غدیر جو تمام واقعیت کا خزانہ ہے اگر اسے اچھی طرح سے سمجھ لیا جائے تو فرشتوں میں شمار کیا جائے گا۔

غدیر کا یہ واقعہ تاریخوں اور تفسیروں کی کتابوں میں تواتر اسناد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ جو حجة الوداع کے ایک لاکھ بیس ہزار حاجیوں کے مجمع میں انجام پایا اس پر کسی طرح سے بھی پردہ نہیں ڈالا جا سکتا ہے۔

۱۸ ذی الحجہ کو میدان خم میں پیغمبر اکرم (ص) نے تمام حاجیوں کو جمع کیا۔ دوپہر کا وقت، چلچلاتی دھوپ، تپتا میدان، شدت کی گرمی، حکم رسول اسلام (ص) ہوتا ہے کہ پالان شتر کا منبر بنایا جائے۔ منبر تیار ہو گیا، مرسل اعظم (ص) منبر پر تشریف لے گئے اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ دینے کے بعد فرمایا: ایہا الناس "الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ؟" اے لوگو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں؟ سارے مجمع نے جواب دیا: خدا اور اس کے رسول۔ سارے مجمع سے اقرار لے نے کے بعد مرسل اعظم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے نزدیک بلایا پھر ان کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا:

"من کنت مولاه فهذا علی مولاه اللہم وال من والاه و عاد من عاداه النصر من نصره واخذل من خذله"
جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں، اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے۔ اور اس سے عداوت و دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور اس کی نصرت فرما جو علی کی نصرت کرے۔ اور تو اسے چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ دے۔

"جس کا میں مولا اس کے علی (ع) مولا" اہل سنت کے ماخذ اور حوالوں میں
"عن زید بن ارقم قال: لما رجع رسول اللہ (ص) عن حجة الوداع و نزل غدیر خم امر بدو حسات فقممن ثم قال کا نی قد دعیت فا جبت انی قد ترکت فیکم الثقلین احدہما اکبر من الآخر کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی، فانظر وا کیف تخلفونی فیہما فائہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض۔"

ثم قال: ان اللہ مولای و انا ولی کل مو من ثم اخذ بید علی فقال: من کنت ولیہ فهذا ولیہ اللہم وال من والاه و عاد من عاداه " (۱)

زید بن ارقم ناقل ہیں کہ: رسول اکرم (ص) جب حجة الوداع سے واپس ہوئے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منبر بنانے کا حکم دیا، منبر تیار کیا گیا اس کے بعد فرمایا: اللہ کی طرف سے میرا بلایا آگیا ہے اور میں نے قبول بھی کر لیا ہے میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑا

اور بلند مرتبہ ہے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن) دوسرے میری عترت اور میرے اہلبیت۔ پس سوچ لو کہ میرے بعد ان دونوں سے کس طرح پیش آؤ گے بیشک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں ©

پھر فرمایا: بیشک اللہ میرا ولی اور حاکم ہے اور میں ہر مومن کا ولی و حاکم ہوں اس کے بعد آپ (ص) نے حضرت علی (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس جس کا میں ولی ہوں اس کے یہ علی (ع) بھی ولی ہیں پر ور دگارا تو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے راوی کہتا ہے کہ میں نے زید سے دریافت کیا: کہ کیا تم نے خود رسول اسلام (ص) سے یہ سنا ہے؟ زید نے جواب دیا کہ جو جو منبر کے سامنے تھا اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے

”عن سعد بن عبیدہ عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ (ص) فی سریعة واستعمل علینا فلما رجعنا سا لن۔ کیف رایتہم صحبة صاحبکم؟ فاما شکوتہ انا و اما شکاہ غیری، فرفعت راسی وکنت رجلا مکبابا فاذا بوجه رسول اللہ قد احمر فقال ”من کنت ولیہ فعلی ولیہ“ (۲)

بریدہ کا بیان ہے کہ: رسول اکرم (ص) نے ہمیں حضرت علی (ع) کی سرداری میں ایک جنگ پر بھیجا جب ہم واپس آئے تو حضرت (ص) نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے اپنے ساتھی (حضرت علی (ع)) کو کیسا پایا؟“
میں نے اور دوسروں نے بھی حضرت علی (ع) کی شکایت کی شکایت کی۔ جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھا کہ آنحضرت (ص) کا چہرہ انور غصہ سے سرخ ہے، پھر ارشاد فرمایا: ”جس جس کا میں ولی و حاکم ہوں اس کے علی (ع) بھی ولی و حاکم ہیں“

”اخبرنی زکریا بن یحییٰ قال: حدثنا نصر بن علی قال: اخبرنا عبد اللہ بن داود عن عبد الواحد بن ایمن عن ابیہ: ان سعد ا قال: قال رسول اللہ (ص): ”من کنت مولا ه فعلی مولا ه“ (۳)

سعد سے منقول ہے کہ رسول اکرم (ص) نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی (ع) مولا ہیں
”اخبرنا قتیبہ بن سعید: قال اخبرنا (محمد بن ابراہیم بن) ابی عدی، عن عوف (الاعرابی) عن میمون ابی عبد اللہ قال: (قال) زید بن ارقم: قام رسول اللہ ”فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال: ”الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسه؟“ قالوا: بلی نشهد لانت اولی بکل مومن من نفسه۔

قال: ”فانی من کنت مولا ه فہذا علی مولا ه“ (و) اخذ بید علی۔ (۴)

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اسلام (ص) کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر سوال فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر ان سے زیادہ حقدار و اولی ہوں سب نے کہا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (ص) مومنین کے نفسوں پر حاکم اور اولی بالتصرف ہیں، تو آنحضرت (ص) نے علی (ع) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: بلا شبہ جس کا میں مولا و حاکم ہوں اس کے یہ (علی -ع-) مولا و حاکم ہیں

”عن زید بن یثیع قال: سمعت علی بن ابیطالب یقول علی منبر الکوفة:

انی منشد اللہ رجلاً ولا انشد الا اصحاب محمد (من) سمع رسول اللہ یقول یوم غدیر خم ”من کنت مولا ه فعلی مولا ه، اللہم وال من والاه وعاد من عاداه۔“ فقام ستة من جانب المنبر وستة من الجانب الاخر فشهدوا انهم سمعوا رسول اللہ یقول ذالک۔ قال شریک: فقلت لابی اسحاق: هل سمعت البرا بن عازب یحدث بهذا عن رسول اللہ قال: نعم۔ ذکر قول النبی ”علی ولی کل مومن بعدی۔ (۵)

زید بن یثیع نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام علی (ع) کو مسجد کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اصحاب رسول (ص) تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ تم میں سے کس کس نے غدیر خم کے میدان میں آنحضرت (ص) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی (ع) بھی مولا ہیں خداوند ا جو علی (ع) کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو علی (ع) کو دشمن رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ یہ سن کر چھ آدمی منبر کے ایک جانب سے اور چھ آدمی دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرت (ص) سے سنا ہے اس پر شریک نے کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے دریافت کیا کہ کیا تم نے آنحضرت (ص) کی حدیث براء بن عازب سے بھی سنی ہے تو ابو اسحاق نے کہا: ہاں

روز غدیر کی فضیلت :

رسول خدا (ص) نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کی آج کے دن کو عید قرار دو۔ پیغمبر (ص) اپنے وصی اور جانشین کو اس دن عید قرار دینے کی وصیت کیا کرتے تھے۔ ابن ابی نصر بزنطی نے امام علی رضاعیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں: آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے نصر کے بیٹے تم جہاں بھی رہو کوشش کرو کہ غدیر کے دن حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس پہنچو، کیوں کہ خداوند عالم آج کے دن ہرمو من اور مو منہ کے ساٹھ سال کے گناہ بخشتا ہے، اور انہیں جہنم کی آگ سے نجات دیتا ہے۔ آج کے دن ایک در ہم مو من بھائی کو دینا، وہ دوسرے دنوں کے ہزار درہم سے افضل و بہتر ہے۔ آج کے دن اپنے مو من بھائی اور بہنوں کے ساتھ احسان کرو۔ خدا کی قسم اگر لوگ آج کے دن کی فضیلت جیسا کہ بیان ہوئی ہے بجا لائیں تو اس سے ملائکہ دس مرتبہ مصافحہ کریں گے۔

آج کے دن ان امور کو انجام دینا بہت زیادہ ثواب ہے:۔ نماز ظہر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔ آج کے دن روزہ رکھنا، ساٹھ سال کے روزے کا کفارہ ہے، اور سوج و عمرہ کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ آج کے دن غسل کرنا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کا پڑھنا۔ آج کے با شرف دن میں اچھا کپڑا پہننا۔ خشبو لگانا۔ شیعین علی علیہ السلام کو خوشحال کرنا۔ مومنین کی خطائوں کو در گزر کرنا۔ مومنین کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔ اپنے اہل و عیال کے درمیان رزق کو توسعہ دینا۔ مو منین کو کھانا کھلانا۔ روزہ داروں کو افطار دینا۔ مو منین سے مصافحہ کرنا۔ مو منین کی زیارت کو جانا۔ مو نین کو ہدیہ بھیجنا۔ مو منین کو عیدی دینا۔ آج کے دن بہت بڑی نعمت، جو ولایت حضرت علی علیہ السلام ہے اس کا شکر ادا کرنا۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود اور صلوات بھیجنا۔ خداوند عالم کی عبادت میں مصروف رہنا۔ اپنے مو منین بھائیوں کے درمیان صیغہ اخوت کا پڑھنا۔ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے جادوگروں پر غلبہ حاصل کیا تھا۔ آج ہی کے دن خداوند عالم نے آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈا کیا تھا۔ آج ہی کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب شمعون الصفا علیہ السلام کو اپنا جانشین و خلیفہ معین کیا تھا۔

آج ہی کے دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے جناب آصف بن برخیا کو اپنا خلیفہ و جانشین ہونے کا اعلان کیا تھا۔

آج ہی کے دن جناب رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تھا۔

ایک روایت کے مطابق آج ہی کے دن رسول خدا (ص) نے نجران نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ ویسے مشہور روایت کے مطابق اسی مہینہ کی ۲۴ تاریخ کو حضرت رسول مقبول (ص) اس سے قبل کہ مباہلہ کے لئے روانہ ہوں اپنی عبا کو اپنے دوش مبارک پر ڈال کر حضرت میرالمو منین علیہ السلام ، حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو اپنی عبا کے نیچے جمع کیا، اور خداوند عالم کی بارگاہ میں فرمایا: میرے پالنے والے ہر پیغمبر کے اہل بیت ہوتے ہیں، اور میرے اہل بیت یہ ہیں۔ ان کو ہر گناہ سے دور رکھ، جیسا کہ دور رکھنے کا حق ہے۔

اس کے بعد آنحضرت (ص) ان چار بزرگوار کو لے کر اپنے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ جب نجران کے نصاریٰ کی نگاہ ان چار بزرگواروں پر پڑی تو آنحضرت (ص) کی حقانیت اور عذاب خدا کے آثار جو ان کے چہرے سے نمایاں تھے یہ دیکھ کر ان کے اندر مباہلہ کرنے کی جرات نہ رہی۔ لہذا انہوں نے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔ آپ سے مصالحت اور جزیہ دینے کو قبول کر لیا۔

آج ہی کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی سائل کو عنایت کی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی شان میں آیت نازل ہوئی تھی۔

لہذا آج کا دن، باشرف دن ہے۔

- (۱)۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۲۶۶ و ۳۶۸ و ۳۷۰۔ فضائل احمد: ص ۵۴، ح ۸۲ اور ص ۷۷، ح ۱۱۶ و ص ۱۱۵، ح ۱۷۰۔ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۸۷۳، ح ۲۴۰۸۔ المعرفة والتاریخ فوی: ج ۱، ص ۵۳۶۔ کتاب السنة: ص ۵۹۱ و ۵۹۳، ح ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵، ۱۳۶۹ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۵۔ انساب الاشراف: ص ۲۴، ح ۴۸۔ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۳، ح ۳۷۱۳ و ۳۷۸۸۔ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۹ و ۱۹۰، ح ۲۵۳۸ و ۲۵۳۹۔ مناقب کوفی: ص ۱۱۲، ح ۶۱۶، و ص ۱۱۶، ح ۶۱۸، و ص ۱۳۵، ح ۶۳۳۔ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۶۶، ح ۴۹۶۹ و ۴۹۷۰ و ۴۹۷۱ و ص ۱۶۹ و ۱۷۰، ح ۴۹۸۰ و ۴۸۹۴ و ۴۹۸۶ و ص ۱۷۵، ح ۴۹۹۶ و ص ۱۸۲، ح ۵۰۲۷ و ۵۰۲۸۔ معجم اوسط طبرانی: ج ۲، ص ۵۷۶، ح ۱۹۸۷۔ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۰۹ و ۱۱۰
- (۲)۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۲۲۵، ح ۲۰۳۸۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۷۱، ح ۳۲۰۸۲۔ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۵۰ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۱۔ فضائل احمد: ص ۸۷، ح ۱۲۹ و ص ۲۲۲، ح ۳۰۱۔ کتاب السنة: ص ۵۹۰، ح ۱۳۵۸۔ مسند بزار: ج ۲، ص ۲۵۳۵۔ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۲۵۱، ح ۳۵۲ و ج ۲، ص ۲۱۲، ح ۹۰۳ و ص ۲۲۳، ح ۹۲۹۔ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ح ۸۱۴۲۔ مسند رویانی: ص ۳۶، ح ۶۲۔ مشکل الآثار: ج ۴، ص ۱۱، ح ۳۳۱۶۔ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۴، ح ۶۹۳۰۔ معجم اوسط طبرانی: ج ۵، ص ۲۲۵، ح ۵۷۵۲ و ج ۷، ص ۴۹، ح ۶۰۸۱۔ طبقات المحدثین: ج ۳، ص ۳۸۸۔ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۲۹، ح ۱۳۰۔ سنن بیہقی: ج ۱، ص ۳۲۲۔ اخبار اصیہان: ج ۱، ص ۱۶۱۔ مناقب ابن مغزلی: ص ۲۲، ح ۳۵
- (۳)۔ کتاب السنة: ص ۵۸۷، ح ۱۳۴۱ و ص ۵۹۱، ح ۱۳۵۹
- (۴)۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۳۷۲، ح ۶۵۔ فضائل احمد: ص ۹۳، ح ۹۳۱۔ کتاب السنة: ص ۵۹۱ و ۱۳۶۲۔ سنن ترمذی: ج ۶، ص ۶۳۳، ح ۳۷۱۳۔ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۹، ح ۲۵۳۷۔ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۸۹۳، ح ۸۸۳ و ص ۴۰۴، ح ۸۹۳ و ص ۴۲۳، ح ۹۱۵۔ الکنى والاسماء: ج ۲، ص ۶۱۔ کامل ابن عدی: ج ۶، ص ۴۱۳، ح ۱۸۹۵۔ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۲۰۲، ح ۵۰۹۲۔ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۰۴، ح ۳۶۳۴۲
- (۵)۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۷۱، ح ۳۲۰۸۲۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۸۱، ح ۹۵۰۔ فضائل احمد: ص ۱۱۱، ح

١٦٢-فرائد السمطين: ج ١، ص٦٥، ح ٢١- سنن ابن ماجه: ج ١، ص ٢٣، ح ١١٦- كتاب السنة: ص ٥٩٢ و ٥٩٣ ، ح ١٣٦٣ ، ١٣٤٠ و ١٣٤٢ - مناقب كوفى : ج ٢، ص ٣٥٨ و ٣٤٠، ح ٨٢٢ و ٨٢٥ و ص٢٢١، ح ٩٢٦ و ٩٢٧- الكنى واللقاب : ج ١، ص ١٦٠- امالى خميسي: ج ١، ص ١٢٥، ح ٥٠- مناقب خوارزمى : ص ١٥٥ ، ح ١٨٣-ترجمة الامام على من تاريخ دمشق : ج ٢، ص ٢٤، ح ٥٢٨ و ص ٥٢٥ و ٥٢٦ ، ح ٥٥٢ و ٥٥٣